بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۖ وَأُولٰئِكَ مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝

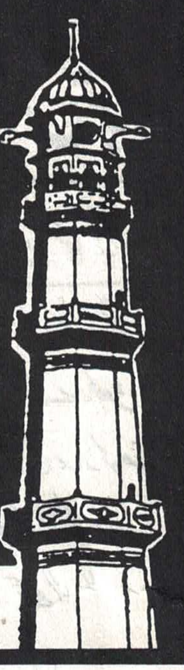

ماھنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

نگران: عبد اللہ واگس ہاؤزر

مدیر: مغفور احمد

کتابت: نصر اللہ ناصر

ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ وفاء ۱۳۶۶ ہش جولائی 1987ء

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرتِ اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں

بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی، ہمسایوں سے نیک سلوک کرو

جماعت کی اندرونی اصلاح

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں بعض نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے۔ اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے، یہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کر لے تو کیا حرج ہے۔

بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلّت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستّار ہے پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر کیوں رحم نہیں کرتا۔ اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہیئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے۔ اور اس کی عزت اور آبرو پر حملہ نہ کرے۔

ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک ملّا نے کہا یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اس وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا۔ کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ دراصل وہ غلطی پر تھا مگر مَیں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جائے۔

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں۔ اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ (باقی صفحہ 17 پر)

(2)

نماز کو سنوار کر پڑھنے کی کوشش کرنیوالونکی نماز قبول کی جاتی ھے

وساوس اور پریشان خیالی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ ان کی نماز کو ضائع نہیں کرے گا :

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ آیت قرآنی یقیمون الصلوٰۃ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"تیسرے معنے اقامۃ کے کھڑے کرنے کے ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے یقیمون الصلوٰۃ کے معنے یہ ہوئے کہ وہ نماز کو گرنے نہیں دیتے یعنی ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اُن کی نماز درست اور باشرائط ادا ہو۔ اس میں ان مشکلات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جو نماز پڑھنے والے مبتدی کو زیادہ اور عارف کو کسی کسی وقت پیش آتی رہتی ہیں۔ یعنی اندرونی اور بیرونی تاثرات نماز سے توجہ ہٹا کر دوسرے خیالات میں پھنسا دیتے ہیں۔ یہ امر انسانی عادت میں داخل ہے کہ اس کا خیال مختلف جہات کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے اور خاص صدموں یا جوش یا محبت کے اثر کے سوا جبکہ ایک وقت تک خیالات میں کامل یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔ انسانی دماغ ادھر ادھر گھومتا رہتا ہے اور ایک خیال سے دوسرا خیال پیدا ہو کر ابتدائی خیال سے کہیں کا کہیں لے جاتا ہے اس طرح بیرونی آوازیں یا پاس کے لوگوں کی حرکات یا کھٹکے۔ بو یا خوشبو۔ جگہ کی سختی یا نرمی اور اسی قسم کے امور انسانی ذہن کو ادھر سے ادھر پھرا دیتے ہیں۔

یہی مشکلات نمازی کو پیش آتی ہیں۔ اور اپنے خیالات پر پورا قابو نہ ہو تو اسے پریشان خیال بنائے رکھتی ہیں اور بعض اوقات وہ نماز کے مضمون کو بھول کر دوسرے خیال میں پھنس جاتا ہے اس کی حالت کی نسبت یقیمون الصلوٰۃ میں اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بعض نمازیوں کو یہ مشکل پیش آئے گی مگر انہیں گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر درجہ کے انسان کے لئے ترقی کا راستہ کھول دیا ہے اگر کوئی شخص اپنی نماز میں ایسی پریشان خیالی سے دوچار ہو تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہیئے اور اپنی نماز کو بیکار نہیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ بندوں سے اسی قدر قربانی کی امید کرتا ہے جتنی قربانی ان کے بس کی ہو۔ پس ایسے نمازی جن کے خیالات پراگندہ ہو جاتے ہیں۔ اگر نماز سنوار کر اور توجہ سے پڑھنے کی کوشش میں لگے رہیں تو چونکہ وہ اپنی نماز کو جب بھی وہ اپنے مقام سے گرے۔ کھڑا کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے اللہ تعالےٰ ان کی نماز کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ اسے قبول کرے گا اور اس نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرنے والے کو متقیوں میں ہی شمار کرے گا"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ)

ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ھے۔

"مجھے خدا نے یہ تحریک ڈالی ہے کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں کہ جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے گا۔ اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں اگر پہلے شامل نہیں ہو سکی تھیں یعنی بچے کی آغاز پیدائش سے پہلے تو اب ہو جائیں۔ اور وہ بھی یہ عہد کر لیں۔ لیکن ماں باپ کو مل کر کرنا ہوگا۔ دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہیئے تاکہ اس سلسلے میں کچھ یکجہتی پیدا ہو۔ اولاد کی تربیت میں اور بچپن سے ہی اُن کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں۔

اور اعلیٰ تربیت کیساتھ اُنکو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں۔ کہ تم ایک عظیم مقصد کیلئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو۔ جبکہ غلبۂ اسلام کی ایک صدی غلبۂ اسلام کی دوسری صدی سے مل رہی تھی۔ اس جوڑ پر تمہاری پیدائش ہوئی تھی اور اس نیت اور دعا کیساتھ ہم نے تمہیں مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا تم آئندہ نسلوں کی تربیت کیلئے اُسکے عظیم الشان مجاہد بن جاؤ۔ اگر اسطرح دُعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کر دیں گے تو مجھے یقین ہے کہ بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے خدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ ۳ ر اپریل ۱۹۸۷ء)

Herausgeber: Abdullah Wagishauser

Redakteur: Maghfoor Ahmad

ہمیں اپنی آنکھوں اور کانوں کی ایسی تربیت کرنی چاہیئے کہ صرف اچھائی دیکھ اور سن سکیں

خطاب: مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت بر موقعہ جلسہ سالانہ

دعا "اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ" پورے شعور اور احساس کیساتھ پڑھنے کی تلقین

پاکستان میں بسنے والے احمدی بھائیوں اور بہنوں کیلئے مسلسل دُعا کریں۔*

ترجمہ از
عبدالرحیم احمد

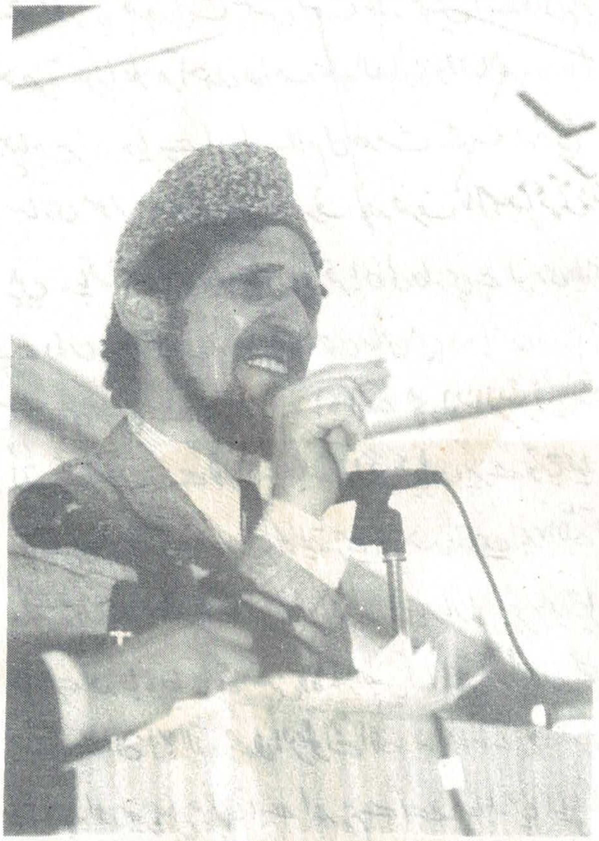

"... جرمنی میں 5 مراکز پہلے ہی کام کر رہے ہیں اور ہماری ضروریات بڑھ رہی ہیں کولون میں جو سینٹر تعمیر کیا گیا ہے ہم کوشش کرتے ہیں کہ موجودہ جماعتی ضروریات اس سے پوری ہوں لیکن اُن میں بھی بعض اوقات دشواری پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک رنگ میں اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ہماری ضروریات بڑھتی جائیں اور ہمیں نئی تعمیرات کی توفیق ملتی رہے لیکن گذشتہ سالوں میں جو مشن خریدے گئے ہیں اس طرح کے اخراجات ہوئے اُن کے نتیجہ میں ہمارے وسائل تقریباً ختم ہیں۔ مزید ایک مشن کی خرید زیر تجویز ہے جس پر 1,3 ملین مارک خرچ آئے گا اور وہ ناصر باغ سے بڑی عمارت ہے آپ دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ ہماری یہ رکاوٹیں دور کرے اور شہر کی انتظامیہ کی طرف سے بھی اجازت ہو اور ساتھ ساتھ آپ کوشش کریں کہ اپنے مالی وسائل بھی پیش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں ربوہ کی تعمیر کے وقت جو مشکلات اور وسائل کی کمی کا نقشہ تھا موجودہ حالت کو اُس سے مماثلت ہے۔ احمدی اس وقت بھی نسبتاً غربت کا شکار تھے اور محاورۃً اُنکے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن جس کے پاس جو کچھ تھا وہ سارا یا اُس کا کچھ حصہ اُس نے خدا کی راہ میں پیش کر دیا۔ اگر چند جوڑے جوتے یا کپڑے تھے تو اُن میں سے ایک جوڑا اُس نے پیش کیا اور آپ نے اُس دوران بھی دیکھا کہ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ نے مشن قائم کئے مغرب میں اسلام کیلئے خدمت کی۔

اگر اُس وقت کے احمدی اس قابل تھے کہ باوجود اتنی مشکلات کے انہوں نے اتنی تعمیر کی تو آج ہماری راہ میں کونسی مشکلات حائل ہو سکتی ہیں۔ اُس نمونے سے ہمیں سبق لینا چاہیئے آج ہم یہاں پر اُس محتاجی کا شکار نہیں ہیں۔ ہماری صورتحال اگرچہ مماثلت رکھتی ہے لیکن پھر بھی ہم میں سے کوئی بھی محتاجی کا شکار نہیں ہے۔ ہم اپنی کفالت خود کرتے ہیں۔ جرمنی کی جماعت پر ایسا وقت بھی گذرا ہے کہ اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتی تھی باہر سے مدد لیتی تھی اللہ تعالےٰ نے احسان کیا کہ اُس نے ہماری خود کفالتی کی اور اسکے بعد ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ٹوکیو اور جنوبی امریکہ میں مشن بنانے کیلئے ہم نے یہاں سے پیسہ باہر بھیجا اور آج ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں اور مَیں آپ میں سے ہر ایک سے مخاطب ہوں کہ جس طرح ہمارے بزرگوں نے اپنے پیٹ کاٹ کر اُس وقت قیامِ ربوہ کے وقت یا بعد میں تاریخ کے ہر موڑ پر اسلام کی راہ میں مالی قربانیاں کیں ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مثالیں قائم کرنی چاہیئں اور کہنے

پر تھوڑی بہت رقم دے دینا یہ کوئی قربانی نہیں ہے آپ اپنی جیبوں میں گہرے ہاتھ ڈالیں (اپنے سرمائے کا کثیر حصہ اس راہ میں دیں جس کو کہا جائے کہ واقعی کسی نے کچھ دیا ہے)

حضور اقدس کی تشریف آوری پر یہاں 3300 آدمی جمع ہو گئے اِن مقاصد کیلئے ہمیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی ضرورت ہے۔ آپ تصور کریں کہ اگر سردیوں میں حضور اقدس تشریف لائیں تو ہم 3300 آدمیوں کا کیسے انتظام کریں گے کیا وہ سردی میں ٹھٹھرتے رہیں گے اور یہ ضروریات ہمیں بہت جلد پیش آنے والی ہیں

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی جہاد پر زور دیا ہے اور اسلام کی خدمت کے سلسلہ میں ہماری موجودہ ضروریات صرف اور صرف مالی جہاد کی متقاضی ہیں۔ پاکستان میں تو جانوں کی قربانی لی جا رہی ہے اور دی جا رہی ہے وہاں پر وہ لوگ جو ہمارے احمدی بھائی ہیں وہ اِس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اُن کے جسموں سے نوچ لیا جائے اگر کپڑوں پر سے نوچ لیا جاتا ہے تو وہ اپنے جسم پر لکھ لیتے ہیں اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرسوں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک احمدی بار بار اسی جرم میں جیل جاتا ہے اور جاتا جاتا ہے لیکن وہ باز نہیں آتا چاہتا کہ اُس کے جسم پر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ نہ لکھا جائے وہ پھر لکھ لیتا ہے اور پھر جیل چلا جاتا ہے اور ہم سے اُسکے مقابلہ میں کیا مانگا جا رہا ہے؟ یہ مال اگر مانگا جا رہا ہے تو یہ بہت معمولی قربانی ہے اور قابلِ برداشت ہے اور ہلکی سی قربانی ہے اور ہم میں سے اکثر کی یہ حالت ہے یہاں جو مقیم احمدی ہیں اُنکو چار چار پانچ پانچ سال قانونی طور پر کام کی اجازت نہیں ہوگی تو انکا وقت بیکار جا رہا ہے وہ کام کے بغیر رہتے ہیں۔ ہزاروں افراد احمدیت کیلئے وقت دینے کی بجائے اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں معمولی سا چندہ دینا کوئی قربانی نہیں ہے

اِس وقت پاکستان سے باہر جرمنی ایک ایسی جماعت ہے کہ جو کافی حد تک خدمت کے میدان میں پیش پیش اور نمایاں ہے اور مالی سلسلہ میں بھی لیکن آپ یقین کریں کہ جو کچھ آپ دے رہے ہیں اصل گنجائش اس سے پانچ گنا زیادہ ہے اور یہ صورتحال نہیں بدلے گی۔ ہم وہ پانچ گنا حاصل نہیں کر سکیں گے اگر ہم اِسطرح بے توجہی سے سُنتے رہیں گے اور سنجیدگی سے اِسطرف توجہ نہیں کریں گے۔۔۔۔

اگر ہم نے یہ رویّہ تبدیل نہ کیا تو اسلام یورپ میں کس طرح پھیلے گا؟ اس لئے یہ ہمارے لئے آخری موقعہ ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جب یہاں تشریف لاتے ہیں تو حضور اقدس کو وہ قوّت محسوس ہوتی ہے جو یہاں پوشیدہ قوت ہے۔ آپ کے اندر جب 3000 احمدی یہاں نعرۂ تکبیر لگاتے ہیں۔ لیکن جب حضور اقدس واپس تشریف لے جاتے ہیں تو حضور اقدس کو ایسے حالات کا پتہ چلتا ہے ہمارے ذریعے آپ کے ذریعے کہ جو اس تصویر اور تصوّر پہ پورا نہیں اُترتے جو حضور یہاں دیکھ کر جاتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر یہاں ضرورت پڑی تو آپ احمدیت کیلئے جانیں بھی دیں گے لیکن ابھی وہ وقت ہم پر نہیں آیا اس لئے ہمیں مالی قربانیوں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنی چاہیے اور اسلام جو ہمارا مذہب ہے وہ کسی کو ناجائز تکلیف میں نہیں ڈالتا۔ اسلام اتنی تکلیف دیتا ہے جتنی جائز ہے اور اگر یہ آپ سے مانگا جا رہا ہے تو یہ اسلام کی خدمت کا تقاضہ ہے اس پر غور کریں۔

ہم میں سے اکثریت کے پاس ذاتی آسائش کے سامان ہیں مرسڈیز کاریں اور ویڈیوز۔ یہ اچھی بات ہے یہ ہونا چاہیئے لیکن ایسی صورتحال میں آپ جماعت کو فراموش نہ کیا کریں۔ جماعت کے وسیلہ سے یہ سب کچھ آپ کو ملا ہے۔ اور اگر آپ اس بات کا احساس نہیں کریں گے تو پھر شدید محرومی سے دوچار ہونا پڑیگا اور آپ پچھتائیں گے اور یہی اسباب جو اس وقت آپ کو حاصل ہیں یہ آپ کے خلاف استعمال ہونگے اگر آپ نے احمدیت کی قدر نہ کی۔ آپ اُس طرح کی زندگی گذاریں جس طرح کی زندگی آپ کے والدین اور بزرگوں نے گذاری ہے خدا کیلئے اس بات کو سمجھیں اور اپنی زندگی کا مقصد ہمیشہ اپنی نظر کے سامنے رکھیں اُس کو سمجھیں اور اپنی زندگی کا مقصد ہمیشہ اپنی نظر کے سامنے رکھیں اُس کو سمجھیں اور کوشش کریں کہ یہ جو موجودہ تکلیف دہ صورتحال ہے ختم ہو۔

(باقی صفحہ 15 پر)

قسط سوم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دلکش تبلیغی انداز

- ملک مظفر احمد برلن -

حضور فرماتے ہیں:-

سرحد کے ایک چودھری (خان ناقل) فقیر محمد صاحب اگزیکٹو انجنیئر تھے وہ ایک دفعہ دہلی میں مجھے ملے۔ اور انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہم چار بھائی ہیں جن میں سے دو بھائی غیر احمدی ہیں اور دو بھائی احمدی ہیں۔ اپنے متعلق انہوں نے کہا کہ مَیں ابھی تک آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ مَیں نے اُس سے کہا کہ آپ کیوں احمدی نہیں ہوتے

کیا آپ کو احمدیت کی صداقت

کے متعلق کوئی شبہ ہے؟ ان کی طبیعت میں مذاق تھا وہ میرے اس سوال کے جواب میں کہنے لگے کہ مجھے تو ابھی تک احمدیت پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا لیکن بات یہ ہے کہ ہم پورا پورا انصاف کرنے کے عادی ہیں۔ روپیہ میں اٹھنی ہم نے آپ کو دے دی ہے اور اٹھنی دوسرے مسلمانوں کو دے دی ہے۔ مَیں نے بھی اُن سے مذاقاً کہا کہ خان صاحب ہم تو اٹھنی پر راضی نہیں ہوتے

ہم تو پورا روپیہ لیکر چھوڑا

کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگے تو پھر اپنی توجہ سے لے لیجئے۔ مَیں نے کہا ہماری کوشش تو یہی ہے اللہ تعالیٰ جب چاہے گا یہ اٹھنی بھی مِل جائیگی۔ وہ اس وقت مع اہل وعیال انگلستان کی سیر کو جا رہے تھے میری اس بات کو سُن کر انہوں نے کہا۔ کہ خان محمد اکرم خان صاحب چارسدہ والے میرے بھائی ہیں۔ انہوں نے آپ کی بعض کتابیں میرے ٹرنک میں رکھ دی ہیں۔ مَیں نے اُسے کہا بھی ہے کہ مَیں تو وہاں سیر کے لئے جا رہا ہوں۔ ان کتابوں کے پڑھنے کا موقعہ کہاں ملے گا مگر وہ مانے نہیں اور زبردستی میرے ٹرنک میں انہوں نے کتابیں رکھ دی ہیں۔ مگر اب تک مجھے پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ چنانچہ اس کے بعد ولایت چلے گئے۔ ابھی تین مہینے ہی گذرے تھے کہ مجھے ایک چِٹھی پہنچی۔ اس کے شروع میں ہی یہ لکھا تھا۔ کہ مَیں اصل مطلب لکھنے سے پہلے آپ کی شناخت کے لئے یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ مَیں وہ ہوں جو آج سے تین ماہ پہلے دہلی کے شاہی قلعہ میں آپ سے ملا تھا اور مَیں نے آپ سے کہا تھا کہ ہم نے پورا پورا انصاف کیا ہے۔ اٹھنی آپ کو دے دی ہے اور اٹھنی غیر احمدیوں کو دے دی ہے جس پر آپ نے کہا تھا کہ ہم تو پورا روپیہ لے کر چھوڑا کرتے ہیں۔ سو آپ کے حکم کے مطابق اب ایک چونی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اور

اپنے آپ کو بیعت میں

شامل کرتا ہوں۔

اس کے بعد انہوں نے اسی مضمون کی طرف جس کا مَیں ابھی ذکر کر چکا ہوں اشارہ کیا اور لکھا کہ جب مَیں ولایت آیا۔ اور مَیں نے مختلف مقامات کی سیر کی تو گو مَیں پٹھان ہوں اور مذہبی جوش میرے دل میں موجود ہے مگر کفر کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر میرا دل پژمُردہ ہوتا چلا گیا اور مَیں نے کہا کہ اسلام اس قدر گِر چکا ہے اور کفر اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ اب بظاہر اسلام کے پنپنے اور کفر کے سرنگوں ہونے کا دنیا میں کوئی امکان نہیں۔ اسلام مر چکا ہے۔ اب اس کے زندہ ہونے کی امید ایک واہمہ سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتی یہ خیالات تھے جو میرے دل پر غالب آنے لگ گئے اور اس قدر میرے دل میں مایوسی پیدا ہوئی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ

اب اِسلام دنیا پر

غالب نہیں آسکتا۔ ایک دن میرے دِل پر اس خیال کا بے انتہا اثر ہوا اور اس حالتِ مایوسی میں نے کہا۔ کہ آؤ ان کتب کو پڑھ کر دیکھو۔ جو میرے بھائی نے میرے ٹرنک میں رکھ دی تھیں۔ چنانچہ پہلے "اسلامی اصول کی فلاسفی" نکلی۔ اور اُسے مَیں نے پڑھا۔ اس کے بعد آپ کی کتاب "دعوۃ الامیر" نکلی اور اُسے مَیں نے پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے اس کتاب میں وہی ذکر آگیا۔ جس نے میرے دل میں انتہائی طور پر مایوسی پیدا کر دی تھی۔

داعیانِ اِلی اللہ کے ایمان افروز تبلیغی واقعات

مُرسلہ:- وکالتِ تبشیر لندن

مختلف ممالک میں داعیانِ الی اللہ کے ساتھ جو دلچسپ اور ایمان افروز واقعات پیش آتے رہتے ہیں اُن کی رپورٹیں وکالتِ تبشیر کو موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اُن میں سے بعض ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں تاکہ دیگر افرادِ جماعت میں بھی تبلیغ اور دعوت الی اللہ کا جوش وجذبہ زیادہ سے زیادہ پیدا ہو اور اُن کے ایمان کو مزید تقویت ملے۔ (ایڈیٹر)

میں ایک اہم تبلیغی مہم میں شامل ہو گیا ہوں اس لئے تقریبِ ولیمہ کو ملتوی سمجھیں۔

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا لکھتے ہیں۔

ایسٹرن ریجن غانا میں خصوصی تبلیغی مہم کے دوران ایمان افروز واقعات ظاہر ہوئے۔ ایک دوست لقمان احمد صاحب آف "ABURA" نے بتایا کہ جس دن وہ اپنے شہر سے اکرا آئے اُس روز اُن کا یہ ارادہ تھا کہ اکرا سے واپسی پر اپنے شہر جائیں گے اور بعد میں وہاں سے تبلیغی مہم کیلئے ایسٹرن ریجن چلے جائیں گے کیونکہ اکرا آنے سے صرف ایک دن پہلے اُن کا نکاح پڑھا گیا تھا لیکن اکرا پہنچ کر جب اُنہوں نے خطبہ کے دوران ایک صحابی رسول صلعم حضرت سعد الاسود رضؓ کا وہ واقعہ سنا کہ آپ کو رشتہ میں سخت مشکلات پیش آئی تھیں اور بالآخر آنحضرت صلعم کی تجویز پر ایک جگہ رشتہ طے ہوا اور وہ اپنی بیوی کیلئے تحائف خریدنے کی غرض سے بازار تشریف لے گئے اور وہاں اُنہوں نے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے پایا کہ آنحضرت صلعم کی طرف سے جہاد میں شامل ہونے کی تحریک پیش کی گئی ہے تو انہوں نے بیوی کے لئے تحائف خریدنے کی بجائے جہاد کیلئے سامان خریدا اور وہیں سے مجاہدین کی صف میں شامل ہو کر لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے اور معرکہ کے دوران جامِ شہادت نوش کیا۔

مکرم لقمان احمد صاحب نے جب یہ واقعہ سنا تو اُسی وقت یہ فیصلہ کر لیا کہ گھر جانے کی بجائے سیدھے تبلیغی جہاد میں شامل ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ایک پیغامبر کے ذریعہ اپنی بیوی کو یہ پیغام بھجوا دیا کہ میں ایک اہم تبلیغی مہم میں شامل ہو گیا ہوں اِس لئے تقریبِ ولیمہ کو ملتوی سمجھا جائے۔

داعیانِ الی اللہ میں شامل ہوتے تو ہرنیا کی تکلیف بغیر آپریشن ختم ہو گئی۔

ایسٹرن ریجن غانا میں ایک ماہ کی خصوصی تبلیغی مہم کے دوران الٰہی تائید و نصرت کے حیرت انگیز ایمان افروز واقعات ظاہر ہوئے۔

ایک احمدی دوست کو اس مہم میں شمولیت سے قبل HERNIA کی شدید تکلیف تھی لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے وہ داعیانِ الی اللہ میں شامل ہو کر میدانِ عمل میں نکل آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خواب میں دکھایا کہ انہیں آپریشن کیلئے تیار کیا جا رہا ہے اور خواب میں ہی انہوں نے دیکھا کہ اُن کا آپریشن مکمل ہو گیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے اُنہیں ہرنیا کی جو تکلیف تھی وہ کلیتہً ختم ہو گئی اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کیسٹوں کے ذریعہ تبلیغ کی ایک نئی راہ پیدا ہو گئی۔

انڈونیشیا ایک داعی الی اللہ نے لکھا کہ اس الٰہی تحریک سے قبل ہم محسوس کرتے تھے کہ تبلیغ کرنے میں بڑی مشکلات ہیں۔ کوتاہی تقریر، کم علمی اور طریقِ تبلیغ سے ناواقفیت اور کئی مسائل سامنے تھے لیکن جب تبلیغی مہم پر نکلے تو آہستہ آہستہ تمام مشکلات آسان ہو گئیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ تبلیغی سفر پر گیا تو اتفاق سے کسی موقعہ پر بھی کیسٹس سے استفادہ کرنے کا موقع پیدا نہ ہوا۔ اپنا پروگرام مکمل کرنے کے بعد واپسی پر اچانک ایک ترکیب سوجھی اور بس ڈرائیور کو کیسٹ کے چند حصے سنوائے جس پر اُس نے بس میں اس ٹیپ کو PLAY کیا اور تمام مسافروں نے اس تبلیغی ٹیپ کو سنا اور اسطرح خدا کے فضل سے ایک تبلیغ کی نئی راہ پیدا ہو گئی۔

(باقی صفحہ 16 پر)

..... اور سیدنا عمرؓ کی دعاء قبول ہو گئی

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف ربوہ

شہادت کا مرتبہ اتنا بڑا ہے کہ خود سرتاج مرسلین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ میں راہِ خدا میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

(بخاری کتاب الجہاد باب تمنی الشہادۃ)

یہ سن کر کس صاحب ایمان کو شہادت کی خواہش نہیں ہوگی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کئی اجل صحابہؓ جہاد پر روانہ ہوتے وقت یہ دعا کر کے روانہ ہوئے۔ اے اللہ! گھر لوٹ کر واپس نہ آؤں۔ اُحد کے موقعہ پر عمروؓ بن جموح نے یہی دعا کی اور آپ کی دعا قبول ہوئی جعفرؓ جابرؓ نے بھی روانہ ہوتے وقت اپنے بیٹے کو ضروری وصیت کر دی تھی کہ میں گھر واپس نہ آؤں گا۔ شام میں جب طاعون سے اسلامی لشکر کے مجاہدین کا جنازہ اُٹھتا تو فوجوں کے قائد اسلامی سپہ سالار ابوعبیدہؓ خدا سے دُعا کرتے اللہ! آلِ ابوعبیدہ کا بھی اس میں حصہ ہو اور خدا نے ان کی دُعا قبول فرمائی۔

ایک دوسری حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آج رات میں نے کشف میں دیکھا دو آدمی آئے مجھے لے کر وہ ایک درخت پر چڑھ گئے۔ پھر اُنہوں نے مجھے ایک خوبصورت اور اعلیٰ مکان میں داخل کیا ایسا مکان میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ میرے پوچھنے پر بتایا یہ شہداء کا گھر ہے۔ (بخاری کتاب الجہاد باب درجات المجاہدین)

ایک حدیث میں مدینہ میں موت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سعادت قرار دیا ہے۔ حدیث کے راوی حضرت ابوھریرہؓ ہیں حدیث کا ترجمہ یہ ہے۔

جسے مدینہ میں مرنے کی طاقت ہے وہ مدینہ میں مرجائے کیونکہ یہاں مرنے والے کیلئے میں شفاعت کروں گا۔

(ترمذی ابواب المناقب باب فضل المدینہ)

حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللّٰھم ارزقنی شہادۃً فی بلد رسولک

(بخاری باب الدعاء للجہاد)

اے اللہ مجھے اپنے رسولؐ کے شہر میں شہادت عطا فرما۔ شہادت اور پھر مدینہ کے اندر شہادت اس پر تو وہی مثال صادق آتی ہے۔ سونے پر سہاگہ۔ کیا عجیب جذبہ تھا۔ کیا پاک دل تھا جس سے یہ دعا نکلی اور تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت عمرؓ فاروق کی یہ دعا قبول ہو گئی۔

ایک روز سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر۔ عمر۔ عثمانؓ کی معیت میں اُحد پہاڑ پر کھڑے تھے۔ پہاڑ میں لرزہ آیا تو آپؐ نے اپنا پاؤں چٹان پر مارا اور فرمایا:۔

"ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور شہید ہی تو ہے۔"

آپؐ نے جنت میں شہداء کے گھر کی تعریف ملاحظہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں جنت میں ایک خوبصورت گھر دیکھا۔ ترمذی میں ہے یہ گھر سونے کا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کس کا گھر ہے۔ عرض کیا گیا ایک قریشی کا ہے حضور فرماتے ہیں میں نے خیال کیا وہ میں ہی ہوں آپؐ نے فرمایا یہ کس قریشی کا ہے جواب ملا عمرؓ بن خطاب کا۔ (ترمذی ابواب المناقب باب مناقب عمر)

یوں عمرؓ بھی ان خوش نصیب صحابہؓ میں سے تھے جنہیں اس دنیا میں صادق و مصدوق نے جنت کی بشارت دی تھی۔ ایک روز حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ دائیں بائیں سیدنا ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"قیامت کے روز اسی طرح ہمارا بعث ہوگا۔"

(مشکوٰۃ باب مناقب ابوبکر وعمر)

اوپر ذکر ہوچکا ہے کہ شہادت کی دُعا تو اور صحابہؓ نے بھی کی تھی جو درگاہِ باری میں قبول بھی ہوئی لیکن یہ دعا قلب عمرؓ سے ہی نکلی۔

"اللّٰھم ارزقنی شھادۃ فی بلد رسولک۔"

(بخاری باب الدعا للجھاد والشھادۃ للرجال والنساء)

اللہ مجھے تو شہادت اپنے رسول کے شہر میں نصیب کرنا۔ شہادت ملے تو مدینہ میں کیا عجیب جذبہ ہے۔ کیا پاک اور ارفع خیال ہے بسیدنا عمرؓ کا ہر خیال انوکھا اور نرالا تھا۔ عمرؓ کے خدا کی قسم! عمرؓ روشنی کا مینار تھا۔ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقبول دعا کا ثمر تھے اُن کی یہ دُعا کیسے قبول ہوئی۔ بوقت جان سپردن ان کے کیا جذبات تھے آئیے اسے ملاحظہ کیجئے۔

کوفہ میں مغیرہؓ کا ایک مجوسی غلام ابو لولوہ تھا یہ آہنگری، نقاشی اور بخاری کا پیشہ جانتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے منع کر رکھا تھا کہ مدینہ میں باہر سے نوجوان نہ بھجوائے جائیں۔ لیکن مغیرہؓ نے اس پیشہ وری کی تعریف کی حضرت عمرؓ نے اجازت دے دی۔ حضرت مغیرہؓ نے اُسے کہہ رکھا تھا کہ سو درہم ماہوار دیا کرو۔ اس نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یہ رقم زیادہ ہے۔ آپ نے پوچھا کام کیا کرتے ہو؟ اس نے جب یہ بتلایا کہ مَیں یہ یہ کام کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا پھر یہ زیادہ نہیں اس پر وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ مختلف روایتوں میں ہے اس نے کہا ساری دنیا سے عدل کرتے ہیں مجھ سے نہیں کیا۔ چند دن بعد حضرت عمرؓ نے اُسے بلایا اور فرمایا تو کہتا تھا میں ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا سے چلے اُس نے کہا کہ ایسی چکی بناؤں گا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہوگا۔ وہ گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اُس نے مجھے دھمکی دی ہے چنانچہ اس نے جا کر ایک دو دھاری خنجر تیار کیا۔ پھر اُسے زہر میں بجھایا۔

حضرت عمرؓ ایک روز صبح نماز کے تشریف لائے۔ بخاری کی روایت ہے کہ صفیں سیدھی کر کے آپ نے ابھی اللہ اکبر ہی کہا تھا کہ ابو لولوہ نے کندھے پر پیٹ پر خنجر کے کئی وار کئے۔ خنجر لگا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے کتے نے کھا لیا۔ مجھے کتے نے قتل کر دیا۔ ابو لولوہ نے دائیں بائیں خنجر گھمایا اور تیرہ آدمی زخمی کر دیئے۔ جن میں سے سات زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے حضرت عمرؓ نے عبد الرحمٰن کو ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کر دیا۔ ایک شخص نے اپنا چغہ ابو لولوہ پر ڈال کر اُسے پکڑنا چاہا۔ جب وہ بے بس ہوگیا تو اُس نے وہی خنجر خود کو مار لیا۔ حضرت عمرؓ کو گھر لایا گیا۔ پہلے انگور کا رس پلایا گیا تو وہ انتڑیوں سے بہہ گیا۔ پھر دودھ پلایا گیا تو وہ بھی انتڑیوں سے بہہ نکلا۔ معلوم ہوا انتڑیاں کٹ گئی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے کہا دیکھو میرا قاتل کون ہے۔ ابن عباسؓ نے آکر بتلایا مغیرہؓ کا پیشہ ور غلام۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ اُسے قتل کرے مَیں نے تو اُسے معروف بات کہی تھی۔ پھر فرمایا خدا کا شکر ہے میری موت کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں ہوئی۔ پھر فرمایا تیرے باپ کا بڑا اصرار تھا کہ مدینہ میں ان پیشہ وروں کو بڑی تعداد میں بسایا جائے۔

حضرت عباسؓ کو عمرؓ سے بہت تعلق تھا۔ وہ بولے اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسے (یعنی حضرت عمرؓ کے قاتل کو) قتل کر دیں۔

آپ نے فرمایا نہیں! وہ تمہاری زبان بولتا ہے تمہارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے۔ تمہاری طرح حج کرتا ہے۔

(بخاری باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان)

اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے فرمایا دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے حساب کیا تو چھیاسی ہزار (86000/-) تھا۔ اس کی ادائیگی کی صورت بتائی فرمایا پہلے آلِ عمرؓ کے مال سے پورا کرنا پھر بھی قرض باقی ہو بنی عدی بن کعب سے کہنا پھر بھی پوری ادائیگی نہ ہو تو قریش سے کہنا۔

پھر اپنے بیٹے سے فرمایا۔ ام المومنین عائشہؓ کی خدمت میں جاؤ کہنا عمرؓ سلام کہتا ہے۔ فرمایا امیر المومنین نہ کہنا کہ آج مَیں مومنوں کا امیر نہیں۔ اُن سے کہیو عمرؓ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ ابن عمرؓ گئے تو حضرت عائشہؓ رو رہی تھیں بیٹی حفصہ آئی اور عورتیں آئیں وہ بھی روتی تھیں۔ صحابہ کرامؓ بھی رو رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب میں کہا یہ جگہ مَیں نے اپنے لئے رکھی تھی لیکن آج اپنے نفس پر عمرؓ کو ترجیح دیتی ہوں۔ اے مومنوں کی ماں تیرے ایثار کو سلام اتنا بڑا ایثار واقعی تو مومنوں کی ماں تھی اور عمرؓ مومنوں کا امیر جس کے لئے آپ نے یہ ایثار فرمایا۔

ابن عمرؓ آئے۔ لوگوں نے کہا ابن عمرؓ آگئے فرمایا مجھے ذرا اٹھاؤ۔ پھر فرمایا کیا خبر لائے ہو؟ ابن عمرؓ نے عرض کی جو آپ کی

خواہش تھی بر آئی۔ فرمایا خدا کا شکر ہے اس سے زیادہ اہم اور کوئی بات نہ تھی۔

پھر فرمایا جب مَیں وفات پا جاؤں میرا جنازہ اُٹھاؤ تو پھر حضرت عائشہؓ سے اجازت طلب کرنا اگر اجازت دیں تو محبوبِ خدا کے قدموں میں دفن کر دینا ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔

لوگوں نے کہا امیر المومنین کسی کو خلیفہ نامزد کر دیں۔ کوئی وصیت کر جائیں۔ آپ نے چھ آدمیوں کی کمیٹی مقرر کر دی۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اس دنیا سے رخصت ہوئے ان سے راضی تھے یہ اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ مقرر کر لیں۔ عبداللہ بن عمرؓ بھی اس میں شریک ہوں۔ لیکن انہیں منتخب نہ کیا جائے۔

(بخاری باب قصۃ البیعۃ والاتفاق

پھر آپ نے ہونے والے خلیفہ کو انصار اور مہاجرین سے حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی ان کے حقوق کی حفاظت کی تلقین کی۔ فرمایا انصار کی خطاؤں سے درگذر کرنا۔ ان کی اچھی باتوں پر دھیان دینا معاہدین سے حسنِ سلوک کرنا۔ ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دینا۔

لوگ آپ کے ارد گرد اکٹھے تھے کوئی دعائیں کر رہا تھا تو کوئی درود پڑھ رہا تھا کچھ لوگ آپ کی تعریف کر رہے تھے حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ مَیں نے کہا امیر المومنین آپ کو بشارت ہو۔ اللہ عزوجل نے آپ کو بشارت دی ہے آپ قدیم الاسلام ہیں آپ کو نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوئی۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ کے بعد آپ خلیفہ ہوئے تو آپ نے انصاف سے کام کیا۔ پھر اس پر یہ شہادت۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے بھتیجے کاش یہ سب کچھ بدلہ ہو جائے۔ پورا پورا حساب ہو جائے نہ میرے ذمہ کچھ نکلے نہ میرے خدا کے ذمہ کچھ نکلے (بخاری)

حضرت علی آئے تو فرمایا تیرے جیسے اعمال کی کسے توفیق ہو گی مجھے امید تھی کہ آپ کو اللہ آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا کرے گا کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے مَیں ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے۔ مَیں ابو بکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل عمرؓ)

آخری وصیت اور آخری گفتگو کا ایک ایک لفظ سبق آموز اور سونے کے حروف سے لکھا جانے والا ہے۔

① قاتل کو بھی موت کے گھاٹ اُتارنے سے منع فرمایا کہ یہ تمہاری زبان کی باتیں کرتا ہے۔ قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھتا ہے۔ تمہاری طرح حج کرتا ہے۔ عمرؓ کے قاتل امیر المومنین کے قاتل کے قتل سے بھی منع کیا۔

② مرض الموت میں دنیا کے کسی امر کا فکر ہے تو قرض کی ادائیگی کا۔

③ خلافت کے بارہ میں چھ آدمیوں اجلّ صحابہؓ جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی زندگی میں جنّت کی خوش خبری دی تھی۔ کا بورڈ مقرر کر دیا۔

④ آخری خواہش اپنے محبوب، خدا کے محبوب کے جوار میں دفن کی اجازت لیکن کس عاجزی سے اجازت طلب کی کہ یہ نہ کہنا امیر المومنین عمرؓ اجازت طلب کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے اس وقت جذباتی طور پر اجازت دیں۔ جب دنیا میں نہ رہوں۔ میرا جنازہ اُٹھے تو پھر اجازت طلب کرنا۔

⑤ اس پر خدا کا شکر کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کے دامن پر آپ کے قتل کا دھبہ نہ لگا۔

اور یہ موعود خلیفہ، امیر المومنین عادل، زاہد، صاحب بصیرت خدا کے خوف اور اس کی محبت میں سرشار شہادت کا درجہ پا کر اس سر زمین میں دفن ہو گئے جہاں آپ کے آقا اور محبوب خدا محوِ خواب تھے اور یوں عمرؓ کی زندگی بھر کی خواہش پوری ہوئی اور آپ کی دعا قبول ہو گئی۔

اللھم صلّ علیہ وعلٰی سیدہ محمدن المصطفٰے الی الابد فی ھٰذہ الدنیا و بعث ثانی

بشکریہ الفضل لندن

ضروری اعلان

امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق مغربی جرمنی کے سب احمدیوں کی ایک ٹیلیفون ڈائریکٹری ترتیب دی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ تعاون فرمائیں اور دوستوں کے نام بمعہ مکمل پتہ اور فون فرانکفرٹ مشن کو بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ (شرافت اللہ خان)

حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ کی ایک دہریہ سے گفتگو

حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ سے کوئی دہریہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے بارہ میں بحث کر رہا تھا جس کے دوران کہنے لگا کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں نعوذ باللہ کوئی انصاف نہیں کیوں کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے مَیں جسے چاہتا ہوں بخش دیتا ہوں اور جسے چاہتا ہوں عذاب دیتا ہوں یعنی یہ ان کے اعمال پر نہیں بلکہ میری مرضی اور فضل پر منحصر ہے کہ جسے چاہوں امیر اور شاہ بنا دوں اور جسے چاہوں شاہ سے گداگر بنا دوں۔ حضورؓ نے اپنی جیب سے دو روپے نکالے اور اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس شخص کو کہا کہ ان میں سے مَیں ایک تمہیں دیتا ہوں اور تمہیں اختیار ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی اُٹھا لو۔ اُس نے جب ایک روپیہ اُٹھا لیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں اُٹھایا ہے؟ دوسرے کا کیا قصور ہے کہ وہ تم کو پسند نہیں آیا اُس نے کہا کہ آپ نے مجھے اختیار جو دیا تھا کہ جو چاہوں اُٹھا لوں۔ اس لئے مَیں نے جو اُٹھانا پسند کیا وہ اُٹھا لیا۔ حضور نے فرمایا۔ یہی حال اللہ تعالیٰ کا ہے وہ مالک خدا اپنے اختیار اور ملکیّت کو استعمال کرتے ہوئے ایک شخص پر فضل کرتا اور دوسرے پہ نہیں کرتا یا کم کرتا ہے یا جس کی قربانی وہ چاہتا ہے قبول کر کے اسے اپنا مقرب بنا لیتا ہے تو اعتراض کیا ہے؟ مالک الکُل کا اپنی مرضی اختیار کرنا بھی اعتراض کیسے ہو گیا۔ گو یہ اپنی جگہ صحیح ہے کہ بے انصافی اللہ تعالےٰ کی سرشت اور مشیّت کے خلاف ہے۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع 19، 20 ستمبر 87ء کو منعقد ہو گا۔ انشاءاللہ العزیز۔ (نیشنل قائد)

امامِ وقت کے حضور!

اٹھا ہے فرعون گر مٹانے کو نامِ پاکِ خدائے برتر
تو صف بصف ہیں خدا کی جانب سے میرزا کے غلام کہنا

نہ سازو ساماں۔ نہ تاج وافسر۔ نہ زیب تن ہیں سلاح و کٹر
سجائے سینوں پہ پھر رہے ہیں۔ خدائے واحد کا نام کہنا

قوی ہے دشمن تو ہم کو کیا غم۔ کہا ہے تم نے کہ ربِّ عالم
قدیر و قادر ہے۔ مقتدر ہے۔ عزیز ہے ذوانتقام کہنا

شہانِ عالم کا منتہیٰ تھا حصولِ آبِ حیاتِ دُنیا!
گدائے احمدؐ کی ابتداء ہے مئے شہادت کا جام کہنا

وہ سر ہی کیا جو گریں نہ کٹ کر خدا کے گھر کی رفعت میں
جہاں پہ ہوتی ہے صبر کی حد۔ وہ آ رہا ہے مقام کہنا

خدا کی نصرت اگر ہو شامل۔ تو ہیں ابھی جاں نثار باقی
کہ دینا آتا ہے بے لگاموں کے منہ میں جن کو لگام کہنا

گھڑی کٹھن ہو گی ظالموں پر۔ جو اذنِ مولیٰ سے راہِ حق میں
ستم رسیدوں کی تیغ بُرّاں۔ کبھی ہوئی بے نیام کہنا

خدا کا دشمن تو خاک ہو گا۔ مگر یہ حسرت ہے عاجزوں کی!
ہماری ٹھوکر کی زد میں آکر۔ ہو کام اُس کا تمام کہنا

ستمبر ۱۹۸۶ کی احرار کانفرنس کے موقعہ پر طالب دُعا۔ وقیع الزمان لاہور

بشکریہ ہفت روزہ "بدر" قادیان

فروگذاشت

گزشتہ شمارے میں جلسہ سالانہ مغربی جرمنی کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں جلسہ گاہ کمیٹی کا ذکر نہیں کیا جا سکا۔ اس کمیٹی کے صدر افسر جلسہ گاہ مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ ہمبرگ اور نائب افسر جلسہ گاہ برادرم عبدالرحمٰن صاحب مبشّر (سیکرٹری اصلاح وارشاد) تھے۔

علاوہ ازیں شعبہ خدمتِ خلق کی کارکردگی بھی قابلِ ذکر حد تک نمایاں تھی اور اس کے انچارج برادرم اسمٰعیل نوری صاحب تھے۔

ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔ (اخبار احمدیہ)

اخبارِ احمدیہ جولائی 87ء

لحمُ الحَرام

(از محترم خالد رشید رانا صاحب کولون

شریعتِ اسلامیہ میں جن اشیاء کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ دو قسم کی ہیں۔ اول حرام۔ دوم ممنوع۔ عام طور پر حرام کا لفظ ان دونوں قسموں پر حاوی ہے۔ لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ؕ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۴)

یعنی اُس نے تم پر صرف مردار، خون، سؤر کا گوشت کو اور اُن چیزوں کو جنہیں اللہ کے سوا کسی اور سے نامزد کر دیا ہو۔ حرام کر دیا ہے۔ ان چاروں اشیاء میں سے سؤر کے گوشت کی حرمت کو یہاں بیان کرتا ہوں۔

خنزیر کے گوشت کا اثر انسان کے جسم اور اُس کے اخلاق پر نہایت بُرا پڑتا ہے۔ جسم پر تو اُس کا اس طرح گندہ اثر پڑتا ہے کہ اس کے گند اور کیچڑ میں رہنے اور گندی ذہنیت کو پسند کرنے کے سبب سے اس کے گوشت سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ مسٹر جوناتھان اپنی کتاب سوائنز فلیش (SWINE'S FLESH) میں لکھتے ہیں۔

"کہ سؤر کے گوشت کے متعلق ایک غیر معمولی عجیب شہادت یہ ہے کہ کدو دانے اور سل کا مادہ یہودیوں کے اندر اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ وہ سؤر کا گوشت نہیں کھاتے۔ اگر اُن کی بات پورے طور پر تسلیم نہ بھی کی جائے تب بھی اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ سؤر خور قوموں میں یہ بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں۔"

سؤر کے گوشت سے ایک مہلک بیماری پیدا ہوتی ہے جسے ٹرکینی نازس (TRICHINOSIS) کہتے ہیں۔ اس میں پہلے ہیضہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں پھر بخار ہو جاتا ہے۔ پھر بدن میں درد شروع ہو جاتا ہے اور اخیر میں نمونیا شروع ہو جاتا ہے۔ میڈیکل Jurisprudence میں لکھا ہے کہ اس مرض کا کوئی علاج نہیں۔

اسی طرح سؤر کے گوشت کو کھانے سے آنتوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں جو کدو دانہ کے مشابہ ہوتے ہیں اور سالہا سال تک رہتے ہیں۔ ڈاکٹر الف۔ بٹلر ایم۔ ڈی۔ آر۔ سی۔ پی اپنی کتاب پریکٹس آف میڈیسن میں لکھتے ہیں کہ سؤر میں یہ بیماری پاخانہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے لیکن اُن نقصانات سے بھی بڑھ کر بلکہ اصل باعث اس کی حرمت کا وہ خرابیاں ہیں جو اخلاق میں پیدا ہوتی ہیں۔ صرف سؤر ہی ایک ایسا جانور ہے جس میں نر کو نر پر پھاندنے کی عادت ہے۔ پس وہ لوگ جو سؤر کا گوشت کھانے کے عادی ہیں۔ ان میں بھی دیوثی بڑھ جاتی ہے اور حیا کا مادہ کم ہو جاتا ہے۔ پھر اُس میں شجاعت بھی نہیں ہوتی بلکہ تہور کی عادت ہوتی ہے۔ جس وقت اُسے غصہ آجائے وہ آگے پیچھے نہیں دیکھتا بلکہ سیدھا حملہ کرتا ہے اور اسی وجہ سے شکاری اُسے جلد مار لیتا ہے۔ اسی طرح جو قوم سؤر کا گوشت کھانے والی ہوگی اُس میں شجاعت نہیں پائی جائے گی۔ بلکہ تہور پایا جائے گا۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنی مشہور تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں خنزیر کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ایک نکتہ اس جگہ یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ نکتہ یہ ہے کہ خنزیر جو حرام کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ابتداء سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ خنزیر کا لفظ خنز اور اَر سے مرکب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ میں اسکو فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ کیونکہ خنز کے معنی بہت فاسد اور اَر کے معنی دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا ہے وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو سؤر کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سُو اور اَر سے مرکب ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ میں اس کو بہت بُرا دیکھتا ہوں......

اور یہ معنی جو اس لفظ کے ہیں یعنی بہت فاسد اس کی تشریح کی حاجت نہیں۔ اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیّوث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانونِ قدرت یہی چاہتا ہے۔ کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بدن اور روح پر پلید ہی ہوگا کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا۔

مجلس علم و عرفان

(بتاریخ ۲۲ اگست ۸۷ء بمقام مسجد فضل لنڈن) مرتبہ: ثریا غازی صاحبہ

س: کیا مسجد میں عورتیں بغیر پردہ لگائے مردوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو سکتی ہیں۔؟

ج: فرمایا۔ دن کے وقت نماز پڑھنے کیلئے درمیان میں پردہ ہونا چاہیئے اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں عورتیں مسجد میں آکر مردوں کے پیچھے نماز ادا کرتی تھیں لیکن وہ صرف اس وقت ایسا کرتی تھیں جبکہ ابھی اندھیرا ہوتا تھا۔ اس لئے اگر عورتیں صبح کی نماز کے لئے مسجد میں آتی ہیں اور خاموشی سے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ کر چلی جاتی ہیں تو اسے ہم غلط نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ مؤقف سنّت کے خلاف ہو جائیگا۔ عام روزمرّہ کے اصول کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہ کرامؓ سے ہم نے جو سنّت سیکھی ہے وہ یہی ہے کہ عورتوں کے لئے پردہ کر کے الگ جگہ ہو۔ کیونکہ اس طرح اُن کے لئے زیادہ سہولت ہے کیونکہ پیچھے کھڑے ہونے کی صورت میں اُن کو سلام پھیر کر فوراً بھاگنا پڑے گا اور نماز کے دوران بھی ہر وقت یہ ڈر رہے گا کہ کوئی پیچھے سے نہ آجائے۔ دن کے وقت عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنے کا کوئی ذکر احادیث میں ملتا لیکن الگ پردہ کر کے عورتوں کے نماز پڑھنے کا ذکر بکثرت ملتا ہے اسی طرح اُمّہات المؤمنین کا بھی پردے کے پیچھے نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے اور اندھیرے میں مردوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ہمارے لئے تو آنحضرتؐ کی سُنّت مشعلِ راہ ہے ہم نے تو صرف سنّت پر عمل کرنا ہے اور جو بات سنّت کے خلاف ہے۔ وہ ہماری مسجدوں میں بھی نہیں ہو گی۔

س: کیا عورتوں کو قبرستان میں جانے کی اجازت ہے؟

ج: فرمایا۔ آنحضرتؐ نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے لیکن قبرستان جانے سے منع نہیں فرمایا۔

یہ دو الگ اور ایک دوسرے سے مختلف باتیں ہیں اس لئے ان کو الگ الگ رکھنا چاہیئے۔ آنحضرتؐ پر جو مذہب نازل ہوا ہے وہ ایک حقیقی مذہب ہے کوئی فرضی چیز نہیں۔ آپ جانتے تھے کہ مُردہ جس کو سب مُردہ سمجھ رہے ہوتے ہیں اس کی روح کچھ عرصہ تک اس عالم سے تعلق رکھتی ہے اور کچھ باتیں اس تک پہنچ جاتی ہیں۔ اگر اُس کے لئے جزع فزع کی جائے تو اُسے تکلیف پہنچتی ہے۔ اس بات کی خبر بھی آنحضرتؐ ہی دیتے ہیں کہ رونے سے مرنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے۔ عورت چونکہ مرد کے مقابلہ پر نسبتاً زیادہ جذباتی ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تدفین کے وقت عورتوں کو قبرستان جانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ شدّتِ غم سے ان کے مُنہ سے کوئی نامناسب باتیں نکل جائیں۔

علاوہ ازیں عورتوں کے بیمار ہونے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ جب وہ اپنے پیاروں اور عزیزوں کو لحد میں اُترتے دیکھیں تو اُس وقت غم کی وجہ سے اُنہیں کوئی جسمانی عارضہ لاحق ہو جائے۔ بہرحال کسی کو تو تدفین کے لئے جانا ہی ہوتا ہے اس لئے مردوں کو جن میں زیادہ صبر اور کنٹرول ہوتا ہے تدفین کے لئے جانے کی اجازت دی اور عورتوں کو اس بات سے روکا گیا ہے۔ لیکن بعد میں جب صدمہ ذرا کم ہو جائے تو عورتیں دُعا کے لئے قبرستان جا سکتی ہیں اس سے ہرگز روکا نہیں گیا۔

س: نماز جنازہ میں طاق صفیں بنانا کیوں ضروری ہے؟

ج: فرمایا۔ اسلام میں جفت کے مقابلہ پر طاق سے زیادہ محبت کرنی سکھائی گئی ہے۔ اسلامی شریعت میں بھی طاق نمایاں طور پر غالب نظر آتا ہے۔ فرض نمازیں بھی طاق ہیں۔ اور نفل بھی۔ فرض نمازوں کو مغرب کی نماز طاق بناتی ہے اور نفل نمازوں کو وتر طاق بنا دیتے ہیں۔ پانچ کا عدد ان نمازوں کو ویسے بھی طاق بنا دیتا ہے۔ وضو کی حرکات اور نمازوں کی رکعات پر غور کریں تو ہر پہلو سے ان میں طاق کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں سات کا عدد ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ جن کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ بہرحال طاق کو یہ اہمیت اس لئے حاصل ہے کہ اللہ تعالےٰ طاق ہے اور یہ عدد آپ کو اللہ تعالیٰ کے طاق ہونے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ آنحضرتؐ نے بھی اس کی یہی وجہ بیان کی ہے آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے جب بھی کہیں طاق نظر آجائے تو وہ تمہیں اللہ تعالےٰ کی یاد دلا دے کہ اللہ تعالےٰ واحد ہے اور اُس کا کوئی جوڑ نہیں۔ یہی فرق ہے خالق اور مخلوق میں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جتنی بھی مخلوق ہے وہ جفت ہے اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے کہ مَیں نے سب کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے (باقی ص 16 پر)

اخبارِ احمدیہ جولائی 87ء

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں ہزاروں لوگوں تک اسلام کا امن بخش پیغام اور مؤثر تعارف

رپورٹ

عیسائیت کے نام کھلا خط

مرسلہ:-
عبدالرحمٰن صاحب مبشر
نیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل ہے کہ جماعتِ احمدیہ فرانکفوٹ کو یہ توفیق حاصل ہوئی کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو عیسائیوں کے پروٹسٹنٹ فرقے کی فرانکفوٹ میں منعقدہ سالانہ کانفرس کے موقعہ پر ہزاروں لوگوں تک پہنچائے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کی عملی تفسیر ایک انوکھے اور نرالے انداز میں پیش کر سکے (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے پروٹسٹنٹ فرقہ ہر سال جرمنی کے کسی شہر میں اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کرتا ہے۔

امسال یہ کانفرنس ۱۷ جون ۸۷ء سے ۲۲ جون ۸۷ء تک فرانکفرٹ شہر میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا علم ہوتے ہی محترم امیر صاحب مغربی جرمنی نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کے ذمہ اس موقعہ پر تبلیغی مہم کا کام سونپا گیا۔ اس موقعہ پر ایک فولڈر "عیسائیت کے نام کھلا خط" بھی شائع کیا گیا جس میں بائبل کے حوالہ جات کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر وفات پانا۔ کفارے کا عقیدہ اور تین خداؤں کے عقیدہ سے متعلق عیسائیوں کے عقیدہ کی تردید کی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں مطلع کیا گیا۔ اس موقع پر 30,000 تیس ہزار فولڈرز کے علاوہ دو ہزار کتب بھی تقسیم کی گئیں۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر فرینکفوٹ شہر میں چھ مقامات پر پروٹسٹنٹ فرقہ کے اجتماعات تھے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے دس دس افراد کے چھ گروپ بنائے گئے اور انہیں مذکورہ بالا فولڈرز دے کر مقام اجتماع پر بھیج دیا گیا۔ جہاں پر ہر گروپ نے دوپہر ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک فولڈرز تقسیم کئے۔ اور اسلام اور احمدیت کا پیغام مؤثر رنگ میں پیش کیا۔

پروٹسٹنٹ فرقہ کا سب سے بڑا اجتماع فرینکفرٹ میں نمائشوں کیلئے مخصوص جگہ یعنی (MESSE) کے ہالوں میں تھا اس نمائش کے احاطہ کے اندر مختلف گروپوں، فرقوں اور پارٹیوں کو اپنے اسٹال لگانے کی اجازت بھی تھی۔ جماعتِ احمدیہ فرانکفرٹ نے بھی سٹال لگانے کی اجازت کے لئے درخواست دی تھی جسکو مسترد کر دیا گیا۔ لیکن اس احاطہ کے باہر کچھ سٹال لگانے کی جگہ تھی جہاں پر جماعت نے اپنا سٹال لگایا اور اسے مختلف بینرز سے آراستہ کیا اور مختلف قسم کا لٹریچر تقسیم اور فروخت کے لئے رکھا۔ سٹال کے لگاتے ہی لوگ آنے شروع ہو گئے۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ کسی عیسائی کانفرنس کے موقعہ پر اسلامی سٹال لگا تھا۔ آنے والے افراد میں سے ایک معقول تعداد استفسار کے طور پر سوالات بھی پوچھتی۔ ان کو ہمارے پیغام کے بارہ میں خبر نہ ہوتی اور اپنے ضمیر میں اُٹھنے والے کئی سوال وہ کرتے۔

چنانچہ وہاں پر موجود احمدی احباب جواب مہیا کرتے ان جواب دینے والوں میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور مکرم اورہان یالنس (ترکی احمدی) کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

زائرین کے زیادہ تر سوال مسیحؑ کی آمدِ ثانی، مسیحؑ کی صلیبی موت سے رہائی، مسیح ابن مریم کی واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی اور کشمیر میں قبر کے بارہ میں ہوتے انہیں زبانی بھی جواب دیئے گئے اور لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔ یہ سلسلہ ۱۷ جون ۸۷ء سے ۲۲ جون ۸۷ء تک چلتا رہا۔

اجتماع انصار اللہ جرمنی

انشاء اللہ العزیز

مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کا 7 ساتواں سالانہ اجتماع 12، 13 ستمبر 87ء کو ناصر باغ (فرانکفرٹ) میں منعقد ہوگا۔ تمام انصار بھائیوں سے شمولیت کی درخواست ہے۔ چندہ اجتماع 15 مارک

(عبدالغفور بھٹی
ناظم اعلیٰ)

مکرم و محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (ربوہ) کا

دورۂ مغربی جرمنی

ہمارے لئے بہت بڑی سعادت ہے کہ مکرم و محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ 16 جون 87ء کو جرمنی کے دس روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ دورے کا پروگرام جلدی میں مرتب کیا گیا تاہم اطلاع جملہ ریجنل قائدین، مشنری صاحبان اور قائدین مجالس کو کی گئی تھی

محترم صدر صاحب موصوف نے اپنے اس دورہ میں

SELIGENSTADT, KÖLN, BERLIN, HAMBURG, HANNOVER, FRANKFURT, NÜRNBERG, MÜN-CHEN اور STUTTGART.

کی مجالس میں تشریف لے گئے اور وہاں خدام کو تبلیغی اور تربیتی امور سے متعلق قابل قدر ارشادات سے نوازا۔

آپ نے فرمایا تبلیغ کے میدان میں خدام بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جرمنوں کو اپنی تقریبات میں بلانے کیلئے اُن کے ساتھ تعلقات رکھیں ہر خادم کے پاس قرآن مجید ہونا چاہیئے تاکہ وہ روزانہ تلاوت کرے کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی تلقین فرمائی۔

فرمایا ہر خادم کو نماز باجماعت پڑھنی چاہیئے۔ حضور اقدس کی خدمت میں دُعا کے لئے خطوط لکھے جائیں۔ صرف مشکل کے وقت ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی خطوں کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے ساتھ ہمارا رابطہ ہونا چاہیئے۔

آپ نے پاکستان کے حالات سے متعلق تفصیلی طور پر بتایا۔ اور فرمایا کہ وہاں جماعت پر ابتلاء ہے جس کا ہم مقابلہ کر رہے ہیں یہاں آپ پر یہ ابتلاء ہے کہ آپ نے نہ صرف خود برائی سے بچنا ہے بلکہ دوسروں کو بھی (غیر قوموں کو) برائیوں سے نکالنا ہے اور فرمایا کوئی خادم ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو تبلیغی میدان میں پیچھے رہ جائے۔

فرانکفرٹ کے ریجنل اجتماع کے موقعہ پر محترم صدر صاحب نے اپنے خطاب فرمایا:- جماعت احمدیہ کا جو طرۂ امتیاز ہے اُس کو چاہیئے کہ ہم اس کو نہ چھوڑیں اس کے ساتھ ہماری زندگی ہے اس کے ساتھ ہم پہچانے جاتے ہیں۔

ہم حضرت مسیح موعودؑ کے ادنیٰ غلام ہیں اور حضور کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ دین کو زندہ کرنے کے لئے اور شریعت کو قائم کرنے کے لئے تشریف لائے اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے صحابہؓ نے اُن روایات کو اور اس خدمت کو سرانجام دیا آگے ہم اُن کی اولاد ہیں اب آگے اس کام کو ہم نے بڑھانا ہے اسلئے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو اپنی ذمہ داریاں اس لائن پہ سوچنا چاہئیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہر شخص اپنی اپنی لائن بنائے ہاں بنانا ہے تو نیکی میں بنائے۔

محترم صدر صاحب موصوف چاروں ریجنل مراکز میں متعلقہ مجالس کے خدام کے اجلاسات سے خطاب فرمایا علاوہ ازیں ہر ریجن کے قائدین کی میٹنگز کی صدارت فرمائی اور عہدیداران کو بیش بہا نصائح سے نوازا مختلف شعبوں کی کارکردگی بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

امریکہ روانگی سے ایک روز قبل ناصر باغ میں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کے ارکان سے ملاقات فرمائی اور از راہ شفقت اُن کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔ محترم امیر صاحب جماعت مغربی جرمنی بھی اس موقعہ پر تشریف لائے۔

25 جون 87ء بروز جمعرات محترم صدر صاحب مرکزیہ امریکہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے محترم صدر صاحب کا دورہ جرمنی ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

فوری ضرورت

جماعتِ احمدیہ کے مختلف مشنز کی مختلف نوعیت کی مرمت کیلئے فوری طور پر ایسے خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے افراد کی ضرورت ہے جو کہ مندرجہ ذیل کاموں میں مدد دے سکتے ہوں۔ مناسب ہوگا اگر کم از کم ایک ہفتہ کا عارضی وقف کریں تاکہ جو بھی کام شروع کریں اسے مکمل کیا جا سکے۔

طعام و قیام بذمہ جماعت ہوگا۔ اور مالی طور پر کمزور احباب کو خرچہ آمد و رفت بھی دیا جائے گا۔

میسن، کارپینٹر، الیکٹریشن، چھتوں کی مرمت، رنگ و روغن، کاغذ لگانا اور باغبانی۔

اسی طرح ایسے احباب بھی جو کوئی ہنر نہیں جانتے مگر خدمتِ دین بجا لانے کے خواہشمند ہوں۔ تو فوراً خاکسار یا نیشنل سیکرٹری میٹیننس سلطان احمد ملک صاحب فون نمبر 06131,681175 سے بذریعہ فون رابطہ قائم کرکے اپنے پروگرام سے مطلع فرمائیں یا بذریعہ خط فرینکفرٹ سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(امیر جماعت مغربی جرمنی)

ولادت

● مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب آف فرانکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 31.5.1987 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام مصور احمد تجویز فرمایا ہے۔

● مکرم محمد ناصر سلیم صاحب آف "VIERHEIM" کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 17.5.1987 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام محمد سلیم ناصر تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں اعانت اخبارِ احمدیہ کیلئے 20/- مارک ارسال کئے ہیں۔

● مکرم محمد رحمان صاحب آف ENDBACH کو مؤرخہ 6/6/87 کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت نومولود کا نام شہزاد احمد صابر تجویز فرمایا ہے۔

بقیہ صفحہ 4 سے آگے (خطاب امیر صاحب)

محترم ہدایت اللہ صاحب نے بھی بہت خوبصورت رنگ میں اپنے جذبات کا اسی جلسہ میں کسی تقریر میں ذکر فرمایا ہے۔ یہاں پر جماعت کی مجموعی قوت اور استعداد بہت زیادہ ہے اس کو استعمال میں لائیں اور اس کو مزید وسیع کرنے کے سامان کریں برادرم محمد پیٹر لوزن صاحب MOHAMMED PETER LUZEN جن کے ذمہ پاکستان کی طرز پر ڈاکٹرز اور ماہرین تعمیرات ایسوسی ایشن کے قیام کا کام ہے اُنکے ساتھ تعاون کریں۔ یہاں پر ہماری اصل قوت ہمارے نوجوان ہیں اور یہی ہماری توانائی ہے جو بعض وجوہات کی بنا پر ضائع جا رہی ہے۔ آپ اپنی حالت کو اس رنگ میں بدلیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے بولنے لگے۔ اللہ تعالیٰ کو آپ محسوس کریں اور آپ تب دنیا میں تبلیغ کر سکیں گے ان جرمنوں کو کچھ نمونہ دے سکیں گے۔ اسی صورت میں ایسا کر سکیں گے۔ جب اللہ آپ سے ہم کلام ہوگا۔ آپ کو علم ہے کہ اللہ ربوہ والوں سے بولتا ہے اور دنیا میں دیگر احمدیوں سے بھی بولتا ہے۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ اُن پر ظاہر ہوتا ہے اس لئے آپ خود اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرکے اس کا تجربہ کریں۔

تہجد ہر احمدی پر ہے آپ خود سوچیں کہ کتنے احمدی تہجد پڑھتے ہیں اور تہجد رات کے اُس حصے میں اُٹھ کر پڑھی جاتی ہے جب نیند پیاری ہوتی ہے اور اُٹھنے میں بہت زیادہ دشواریاں ہوتی ہیں۔ لیکن تہجد ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہو سکتا ہے۔ کثیر تعداد میں نماز تہجد کی طرف توجہ کریں اپنے خاندانی حالات کو بہتر بنائیں۔"

×۔ محترم امیر صاحب کے خطاب کے فی البدیہہ حصہ کا مکمل متن (اردو ترجمہ) درج کیا گیا ہے اور تحریری خطاب کے اہم نکات اُوپر سرخیوں میں درج کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین (ادارہ)

● مکرم انعام الٰہی صاحب اشعر آف فرانکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 6 جولائی بروز سوموار جڑواں بیٹوں سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کا نام قمر احمد اور نعمان احمد تجویز فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودان کو نیک خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ:۔ مجلس علم وعرفان صہ 12 سے آگے

جس کا تعلق ذوقی مسائل سے ہے اور ذہنی لطافتوں سے تعلق رکھنے والا یہ ایک مضمون ہے لیکن یہ شریعت کا ایسا مسئلہ نہیں کہ صفیں اگر طاق نہیں بن سکتیں تو جنازہ کی نماز نہ ہوگی یا مرنے والے پر کسی قسم کا اثر پڑیگا۔

بقیہ:۔ تبلیغی واقعات صہ 6 سے آگے

بُرقعہ کے ذریعہ تبلیغ کی راہ نکل آئی۔

انڈونیشیا کے ایک معلم تبلیغ کے دوران پیش آنے والا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ مَیں اپنی اہلیہ سمیت ایک علاقے میں تبلیغ کی غرض سے گیا اور خاصی دیر ہوگئی۔ گھر واپسی کے لئے سڑک کے کنارے کھڑے ہوکر ہم پبلک ٹرانسپورٹ کا انتظار کرنے لگے۔ آدھی رات ہونے کو تھی اس لئے بظاہر اُمید نہ رہی اور پریشانی لاحق ہوگئی اور اللہ تعالےٰ سے اس مشکل سے نجات کیلئے دُعا کی۔ میری بیوی نے ایک ٹرک کو آتے ہوئے دیکھ کر اشارے سے روکنے کی کوشش کی جو بہت تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔ اُس نے کچھ دور جا کر بریک لگا دی اور ہم نے یہی خیال کیا کہ اُس نے کسی اور غرض کے لئے روکا ہے۔ ہم اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور ٹرک ڈرائیور کو واپس آتے دیکھا۔ ہمارے قریب آکر رُک گیا اور کہنے لگا کہ میرے دِل میں مذہب کیلئے بہت عزت ہے اور جب ایک عورت کو برقعہ میں دیکھا تو یہی خیال کیا کہ یہ مذہبی لوگ ہیں اور اس لئے ٹرک روک لیا اور ہمیں ساتھ بٹھا لیا اور پھر راستہ میں مذہبی معاملات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اُسے احمدیت سے متعارف کروایا۔ سفر کے اختتام پر ہم نے اُسے ایک جگہ اُتار دینے کو کہا لیکن اُس نے اصرار کرکے اپنا سفر ترک کرکے ہمیں مشن ہاؤس پہنچا دیا۔ ہم نے اُس کا بے حد شکریہ ادا کیا اور اُسے لٹریچر بھی پیش کیا۔ (بشکریہ:۔ ہفت روزہ "النصر")

ضروری اعلان

- اسلام آباد (لندن) میں مجوزہ کنونشن کیلئے مندرجہ ذیل پیشہ ور احباب کے اسماء و پتہ جات فوری طور پر درکار ہیں۔

1. انجینئرز 2. انجینئرنگ کے طلباء 3. آرکیٹیکٹ۔
4. آرکیٹیکچر کے طلباء 5. کمپیوٹر یا متعلقہ مضامین کے ماہر زیرِ تعلیم احباب۔

بقیہ:۔ دلکش تبلیغی انداز صہ 5 سے آگے

یعنی اسلام کے تنزّل اور اس کے ادبار کا اس میں ذکر تھا۔ مگر ساتھ ہی بتایا گیا تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسلام کے تنزّل کے متعلق یہ پیشگوئی کی تھی جو پوری ہوگئی۔

غرض یکے بعد دیگرے اسلامی تنزّل کے متعلق کئی پیشگوئیاں تھیں جو پڑھنے میں آئیں۔ اور جو واقعہ میں پوری ہو چکی تھیں۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کی ترقی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوگئیں جو اسلام کے تنزّل کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں تو وہ پیشگوئیاں کیوں پوری نہیں ہونگی جو اسلام کے دوبارہ غلبہ کے متعلق ہیں۔ مَیں نے جب یہ مضمون پڑھا تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ مایوسی میرے دل سے جاتی رہی امید جگمگا اُٹھی اور مَیں نے فیصلہ کیا کہ اب میں اس وقت تک سونے کے لئے اپنے بستر پر نہیں جاؤں گا۔ جب تک آپ کو اپنی بیعت کا خط نہ لکھ لوں۔ چنانچہ سونے سے پہلے مَیں یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں میری بیعت کو قبول کیا جائے۔ برہانِ ہدایت صہ ۶۳ تا ۶۵

اخراج از نظام جماعت افراد کے متعلق وضاحت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن افراد کو جماعت سے اخراج کی سزا ہوئی انکے ساتھ تعلقات رکھنے کی کسی مخلص آدمی سے توقع ہی نہیں کی جا سکتی۔ جو لوگ ان افراد سے تعلق رکھیں گے انکی رپورٹ کی جائے۔ البتہ اگر مقاطعہ کی سزا نہ ہو تو عام رشتہ داری یا دیگر لابدی امور کے سلسلہ میں واجبی تعلق رکھا جا سکتا ہے۔ ایسے اشخاص جنہیں نظام جماعت سے اخراج کی سزا دی جاچکی ہے انہیں جماعتی تقاریب میں نہ بلایا جائے چندہ نہ لیا جائے۔ البتہ مسجد میں آنے سے روک نہیں اگر وہاں فتنہ، فساد وغیرہ کا مرتکب ہوں یا ارادہ کریں تو روکا جا سکتا ہے

(امیر جماعت جرمنی)

جلسہ سالانہ انگلستان جانے والے احباب متوجہ ہوں۔

جلسہ سالانہ U.K پر By AIR جانے والے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ 26 جولائی تک مکرم خاور صاحب کو اپنا نام اور کرایہ مبلغ 237/- مارک فی ٹکٹ جمع کروادیں فلائٹ کے اوقات یوں ہونگے۔

فرانکفرٹ تا لندن* 12.20 دوپہر روزانہ
لندن تا فرانکفرٹ 7.55 صبح روزانہ

* GATWICK ائیرپورٹ

(رانا سعید احمد خان منتظم ٹرانسپورٹ)

جلسہ سالانہ لنڈن

(۱) جلسہ سالانہ لنڈن میں شامل ہونے والے حضرات کیلئے شناختی خط لازمی ہے جو وہ اپنے متعلقہ مشن سے حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ خط جلسہ میں داخلے اور امیگریشن کے لئے استعمال ہوگا۔

(۲) موسم کے لحاظ سے اپنا بستر ساتھ لے جائیں بصورت دیگر دس پاؤنڈ کا بستر وہاں سے بھی مل سکتا ہے اور رہائش کے لئے ہر فرد کو -/4 پونڈ مارکی کے لئے ادا کرنے ہونگے۔

(۳) اگر کوئی دوست وہاں خود کیمپ لگا کر رہنا چاہے گا تو افسر جلسہ سالانہ سے اس کی اجازت مل سکتی ہے۔

(امیر جماعت مغربی جرمنی)

تیسرا یوم تبلیغ

خدا تعالےٰ کے فضل سے 15 اگست 87ء بروز ہفتہ جرمنی میں اس سال کا تیسرا یوم تبلیغ منایا جانے کا پروگرام ہے۔ جملہ سیکرٹریانِ اصلاح وارشاد خصوصی دعاؤں کے ساتھ اور احباب جماعت کو تلقین کر کے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ زیادہ سے زیادہ داعیان اِلی اللہ اس پروگرام میں شمولیت کریں۔ اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ نیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد کو ارسال فرمائیں۔

(نیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد)

اظہارِ تشکر

● مکرم حمید الدین صاحب ناصر آف فرانکفرٹ ان تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو ان کے بیٹے کی وفات کے موقع پر تعزیت کیلئے تشریف لائے۔ یا جنہوں نے فون یا خطوط کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار کیا۔

● مکرم رانا سعید احمد خان صاحب آف فرانکفرٹ اپنے بیٹے جو منشاءِ الٰہی کے مطابق پیدائش کے تھوڑی دیر بعد فوت ہوگیا۔ کہ موقع پر اظہار تعزیت کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہر دو کو نعم البدل سے نوازے آمین۔

بقیہ صفحہ اوّل سے آگے۔

کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی تقویٰ حاصل کرو۔ کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا اُن کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش رعونت تکبر، عجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے۔ جو دوسروں میں بھی ہے تو فرق ہی کیا ہے۔ سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالےٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اس میں ایک ربانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے یہ بالکل سچی بات ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اسکو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔

پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دُکھ دینا ٹھیک نہیں ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے متمم ہیں۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی۔ تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔ پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ۔ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔

بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً الزام لگا دیتے ہیں۔ ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی، ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو۔ اور سب سے پہلے شرک سے بچو۔ کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص [illegible])

درخواستہائے دعا

● مکرم قاضی طاہر صاحب اپنے والد صاحب کی شفایابی کے لئے۔

● مکرم عبد الستار جاوید صاحب اپنی بچی کی صحت کیلئے

● مکرم نصر اللہ ناصر صاحب اپنے دوست مکرم شعیب احمد صاحب جو کافی عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں کی کامل شفایابی کے لیے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت یابی و شفایابی عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

ارشاداتِ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

ہم اسلام کا نمائندہ بنکر عظیم قوموں سے ٹکرائے ہیں۔

ایک ہی حل ہے کہ اپنی ذات کو اپنے ربّ کی عظمت عطا کریں

ہم اسلام کا نمائندہ بن کر عظیم قوموں سے ٹکرائے ہیں۔ وہ تو پہاڑوں کی طرح بلند تر ہیں حیرت انگیز طاقتیں اُنہوں نے حاصل کر لی ہیں۔ ذہانت میں۔ علم کی گہرائی کے لحاظ سے۔ محنت کے لحاظ سے۔ اُن عادات کے لحاظ سے جو قوموں کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ یہ بہت زیادہ ہم سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ اس لئے اِن سب مشکلات کا ایک ہی اور صرف ایک ہی حل ہے کہ ہم اس سے رابطہ قائم کر لیں جو سب سے بلند ہے جس سے ہم روز بار بار یہ کہتے ہیں کہ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

پس ان کی بڑائی کا ایک ہی حل ہے کہ اپنی ذات کو اپنے رب کی عظمت عطا کریں۔ اور یہ عظمت تبھی عطا ہو سکتی ہے جب اپنے ربّ سے تعلق جوڑینگے۔ جب ہر روز اس سے عظمتیں مانگیں گے۔ ہر روز اس کی تکبیر دل کی گہرائیوں سے بلند کرینگے تاکہ آسمان کے کنگروں تک یہ آواز پہنچے اور اس کے نتیجہ میں آسمان کی رفعتیں حاصل کریں۔

پس دعا ہی ہے جسکے ذریعہ سارے کام بنتے ہیں۔ آپ عادت ڈالیں اور عادت ڈال کے دیکھیں تو سہی۔ کیونکہ آپ میں سے وہ لوگ جو سو قسم کی کمزوریوں سے نجات نہیں پا سکتے۔ ایسے لوگ اگر دعائیں کرینگے تو اس سے ان کو دو قسم کے فائدے حاصل ہوں گے ایک تو یہ کہ رفتہ رفتہ وہ کمزوریاں اُن سے دور ہونی شروع ہو جائنگی اور دوسرے یہ کہ اُن کمزوریوں کے دوران بھی خدا کے غضب کی نظر نہیں پڑیگی۔ بلکہ رحم کی نظر پڑیگی کیونکہ بعض اوقات کمزوریاں دور کرنے کا جہاد ایک لمبا وقت چاہتا ہے اس لئے ایک لمحہ کے اندر تو ہر انسان کی ہر کمزوری دور نہیں ہو سکتی۔

پس دعا کے نتیجہ میں یہ فیض حاصل ہوتا ہے کہ رَبَّنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ کا مضمون پیدا ہو جاتا ہے اور دُعائیں کرنے والے کو خدا وفات نہیں دیتا۔ جبتک اُسے نیکوں میں نہ شمار کرے۔ پس ہر روز کا خطرہ جو اپنی بدیوں کی طرف سے لاحق ہوتا ہے ہر روز جو ہلاکت کی موت کا خطرہ انسان کو درپیش ہوتا ہے۔ دعا کے نتیجہ میں انسان کو اس خطرہ سے نجات مل جاتی ہے۔ اس لئے دعاؤں میں بہت ہی برکتیں ہیں۔ دُعاؤں کی طرف توجہ کریں۔

لیکن جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے کہ دُعا میں خلوص کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ زبان کی دعا یا صرف مصیبت میں گھرے ہوئے انسان کی دعا صرف ایک وقتی اثر دکھاتی ہے۔ لیکن وہ دُعا جو مستقل تعلق باللہ کے نتیجہ میں عطا ہوتی ہے جو مستقل تعلق باللہ کا مظہر بن جایا کرتی ہے۔ یہ دُعا اور اس دُعا کی عادت ڈالیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی زندگی میں کتنی حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(اقتباس خطبہ جمعہ برموقع چوتھا سالانہ یورپین اجتماع 12 جون 1987ء)